مطالعۂ عیسائیت

ردِّ عیسائیت پر لکھی گئی اردو زبان میں پہلی کتاب

کتاب الاستفسار

تالیف

مناظرِ اسلام حضرت مولانا سیّد آلِ حسن مُہانی (م ۱۲۸۷ھ)

مع مقدّمہ

مناظرِ اسلام ڈاکٹر خالد محمود
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب ———— کتاب الاستفسار

مصنف ———— حضرت مولانا آل حسن مہانی

مقدمہ ———— علامہ خالد محمود صاحب

کتابت ———— حنیف الحق صدیقی

صفحات ———— ۵۹۶

ناشر ———— دارالمعارف لاہور

تعداد ———— گیارہ سو

قیمت اعلیٰ مجلد ———— ۱۵۰ روپے

ممالک یورپ ۱۰ پونڈ

ملنے کے پتے

دفتر دارالمعارف ۲/۱ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

Address in England:
19 Charlton Terrace Off Upper Brook Street
Manchester- U.K.

پتہ انگلینڈ میں، اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

میں درج کیا ہے. سو بفضل اللہ غلط ہو گیا. اس لیے کہ خود ہی اناجیل سے ظاہر ہے اور کسی عیسائی کو انکار نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ کو آخر روز جمعہ کو صلیب دے کر دفن کیا اور یک شنبہ کو طلوع آفتاب سے پیشتر ان کی لاش قبر سے غائب ہوئی. پس صرف دو رات ایک دن قبر میں رہے نہ کہ تین دن اور تین رات۔

ازاں جملہ اسی انجیل کے بائیسویں[۱] باب کا ورس ۱۸ اور ۱۹ دیکھو. "دیکھو ہم یوروشلم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار اماموں اور کاہنوں کے ہاتھ سے پکڑوایا جائے گا اور وہ اس کو قتل کرنے کا حکم دیں گے. اور اسے ٹھٹھوں میں اڑانے اور کوڑے مارنے اور صلیب پر کھینچنے کے لیے غیر ملکیوں کے ہاتھ میں سونپ دیں گے لیکن وہ تیسرے دن جی اٹھے گا"، حضرت عیسیٰ سے جیسی عداوت یہودیوں کو تھی سو ظاہر ہے اور آنحضرت کا بے کسی اور تنہا ہونا بھی ظاہر ہے. سو ایسے مواقع میں ایسی بات ہر دانشمند کہہ کر سچا ہو سکتا ہے کچھ اس میں کرامت نہیں ہے اور غیر ملکیوں یعنی رومیوں کے سپرد کرنا اس میں بھی کرامت نہیں. اس لیے کہ حاکم وہی لوگ تھے اور قبر سے جی اٹھنا ان کا کسی عیسائی نے بھی نہیں دیکھا. چہ جائیکہ ان لوگوں نے جو معجزہ مانگتے تھے اور لاش کا قبر سے مفقود ہو جانا مستلزم جی اٹھنے کو نہیں ہے اور حواریوں کو پھر نظر آنا بھی مستلزم اس بات کو نہیں کہ حضرت عیسیٰ جی اٹھے اس لیے کہ نفوس متفارقہ میں ایسی طاقت ہوا کرتی ہے کہ دوسرے کو بشکل انسانی نظر آویں۔

ازاں جملہ اسی انجیل کے چوبیسویں باب کا دوسرا ورس "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں ایک پتھر دوسرے پتھر پر نہ رہے گا سب گرایا جائے گا"، یہ خبر اورشلیم اور ہیکل سلیمانی کی نسبت ہے سو اس کی خبر اگلے انبیائے بنی اسرائیل دے گئے تھے یعنی اس کی پہلی خرابی جو بخت نصر کے ہاتھ سے ہوئی اور دوسری آبادی جو بادشاہ فارس کے ہاتھ سے ہوئی اور دوسری خرابی جو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہوئی سب کی خبر اگلے انبیاء دے گئے تھے ایسی خبر تو ہم بھی دے سکتے ہیں۔

ازاں جملہ اسی باب کا پانچواں ورس "میرے نام سے بہتیرے آکے کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے"، یہ بات ظاہر ہے کہ جب اگلا نبی کسی اچھے شخص کے آنے کی خبر دیتا ہے تو بعضے مزورین دعوے کرنے لگتے ہیں کہ میں اس خبر کا مصداق ہوں. چنانچہ یہودی لوگ کہتے ہیں عیسیٰ مریم

---

[۱] یہ پہلے کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے یہ ورس بیسویں باب کے ہیں. خالد محمود عفا اللہ عنہ

کی طرح اور بھی لوگ پہلے اُن سے گزرے کہ دعوے مسیحیت کا رکھتے تھے اسی طرح بعد بھی اور بعضے جسنے لوگ ان کے دام میں بھی پھنسے جیسے عیسیٰ مریم کے دام میں پھنسے اور بعد حضرت عیسیٰ کے مدعی فارقلیط بھی کئی شخص ہوئے اور ہمارے حضرت کے بعد مدعی مہدویت بھی بہت سے لوگ ہوئے اور جھوٹا مسیح ایک[1] اور بھی آوے گا" بالجملہ ایسے مواقع میں جو اگلی کتابوں سے ماہر ہوگا وہ اس طرح کی بات کہہ کر سچا ہو سکتا ہے۔

ازاں جملہ اسی باب کے چھٹے ورس میں ہے "تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی خبر سُنو گے" یہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں اور مخاطبین سے جس طرح طبقہ اولیٰ والے مراد ہو سکتے ہیں اور اسی طرح بعد والے بھی۔

ازاں جملہ اسی باب کا ساتواں ورس "ایک ملک کے دوسرے ملک اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت کی دشمنی کریں گے اور بہت جگہوں میں کال اور وبا اور زلزلے ہوں گے" ایسی بات ہر کوئی کہہ کر سچا ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ وقائع عادیات زمانے سے ہیں اکثر اوقات واقع ہوتے رہتے ہیں۔

ازاں جملہ اسی باب کا نواں ورس "وہ تمہیں رنج میں ڈالیں گے اور تمہیں قتل کریں گے۔ اور میرے نام کے سبب سارے ملک کے لوگ تم سے دشمنی رکھیں گے" دین جدید نکالنے والوں کا مخالفین کے ہاتھ سے یہی حال ہوا کرتا ہے۔ یہ بات ضروریات عادیہ سے ہے اور قطع نظر ان سے کوئی قوم ہے کہ جس میں سے کچھ لوگ ایسی بلا میں کبھی نہ کبھی مبتلا نہیں ہوتے۔ پس ہم بھی ایسی بات کہہ کر سچے ہو سکتے ہیں۔

ازاں جملہ اسی باب کا گیارہواں ورس "بہت سے جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے اور بہتوں کو گمراہ کریں گے" حضرت موسیٰ کے بعد سے تا اوائل قرون اسلامیہ متنبی لوگ برابر ہوا کئے ہیں۔ اور بنی اسرائیل میں تو یہ بات رائج ہی تھی۔ چنانچہ ارمیا وغیرہ انبیائے بنی اسرائیل کے رسالوں اور بعضے رسائل انجیل میں لکھا ہے۔ پس یہ بھی گویا عادیات زمانے سے ہے۔ خصوصاً عہد عیسوی کے قریب زمانوں میں۔

ازاں جملہ اسی باب کا بارہواں ورس "اور بدکاری بہت ہونے کے سبب سے

---

[1] مؤلف کی یہ پیشگوئی انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں پوری ہوئی۔ جب مرزا غلام احمد نے قادیان ضلع گورداسپور میں مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

بہتوں کی محبت ٹھنڈی ہو جاوے گی" یہ بھی ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر کوئی یہ کہہ کر سچا ہو سکتا ہے۔

ازاں جملہ پہلی انجیل کے چوبیسویں اور دوسری انجیل کے تیرہویں اور تیسری انجیل کے اکیسویں باب میں یہ مضمون لکھا ہے۔ "واللفظ للثانی۔ نسخہ ۱۸۱۶ء ورس چوبیس "و آں روزہا خورشید تاریک خواہد شد و ماہ نور خود را باز خواہد گرفت و ستارہائے آسمان خواہند افتاد و قوت فلکی مضطرب خواہد شد۔ ۲۵۔ آنگاہ فرزند انسان را در ابر بقوت عظیم و جلال خواہند دید کہ می آید۔ الی قولہ ورس ۳۰۔ با شما میگویم کہ تا تمامی ایں چیزہا واقع نگردد اہل ایں طبقہ منقرض نخواہند شد" دیکھو یہ خبر بالکل خلاف واقع ہے۔ اس لیے کہ اگر مراد یہاں سے وہ واقعہ ہے جو قیصر روم کے ہاتھ سے اورشلیم اور ہیکل سلیمانی کے نسبت بعد واقعہ صلیب عیسوی کے واقع ہوا چنانکہ سیر المتقدمین عیسائیہ میں لکھا ہے تو اس وقت سورج کہاں تاریک ہوا اور چاند بے نور کب ہوا اور ستارے آسمانی کہاں گرے اور حضرت عیسیٰ کہاں پھر کر آئے۔ اور اگر مراد یہاں سے قیامت ہے تو اس زمانے تک حضرت عیسیٰ کے زمانے کے لوگ نہیں باقی رہے چہ جائیکہ قیامت تک۔

ازاں جملہ پہلی انجیل کے چھبیسویں[۲۶] باب کا ورس ۲۱ تا ۲۳ "جب وہ کھا رہے تھے اس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے پکڑوائے گا" الی قولہ "جس نے میرے ساتھ رکابی میں ہاتھ ڈالا وہی مجھے پکڑوائے گا" ایسی بات تو آدمی کی چتونوں سے پہچان لی جاتی ہے اور اکثر دانشمندوں کا ایسا تفرس مطابق واقع کے ہو جاتا ہے۔ چنانکہ بندے نے بھی ایسی بات دیکھی۔

ازاں جملہ اسی باب کا ورس اکیسواں "اس وقت یسوع نے انہیں کہا تم سب آج کی رات مجھ سے بیزار ہو گے" دیکھئے بیزار ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ تم سب مجھ پر تبرا کرو گے اور مرتد ہو جاؤ گے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ مجھے چھوڑ دو گے اور میرے ساتھ نہ رہ سکو گے تو حضرت عیسیٰ نے دریافت کر لیا ہو گا ہو کہ آج کی رات میری گرفتاری کی تدبیر ہے اور حواریوں کو بھی دیکھا تھا کہ یہ دل کے بہت بودے ہیں۔ سو فرمایا کہ جب میری گرفتاری کے واسطے لوگ آویں گے تم یقیناً مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ گے۔ سو ایسا ہی ہم نے بہتیرے دانشمندوں کو کہتے اور سچا ہوتے دیکھا ہے۔

ازاں جملہ کلیتہً یہ بات ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں انبیائے بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑ اور تصدیق میرے اس دعوے کی خود ان کی کتابوں سے اور بطور مشتی نمونہ

جا بجا اس کتاب سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ پس اگر انہی باتوں کا نام پیشین گوئی ہے تو ہر ایک آدمی کی خواب اور ہر دیوانے کی بات کو ہم پیشین گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ سب شبہے جو میں نے انبیاؤں کی پیشین گوئی پر کئے تو میں نے اپنے دل سے نہیں کئے۔ بلکہ میں ہزار دل سے بیزار ہوں۔ اس لیے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کہا ہے یا نہیں اور اگر کہا ہے تو ان کا مطلب نہیں معلوم کیا ہوگا۔ بلکہ یہ شبہے[1] صرف پادریوں کی تقریروں پر مبنی ہیں یعنی جس بنیاد پر وہ ناحق شبہات بیان کر کر کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہ شبہے انبیائے بنی اسرائیل پر عائد ہوتے ہیں۔

چودھواں استفسار

ہمارے اصول میں داخل ہے کہ جس طرح ایک سچا مسیح ہو گیا ہے اور آخر زمانے میں وہ پھر آوے گا[2] اسی طرح ایک جھوٹا مسیح بھی اسی زمانہ میں آوے گا اور اس کی بھی خبر پیغمبروں نے دی ہے اور وہ ایسا ہوگا کہ اس کا لقب بھی مسیح ہوگا۔ مگر چونکہ جھوٹا ہوگا اس واسطے اسے دجال کہتے ہیں اور وہ دعوے الوہیت کا کرے گا کہ میں خدا ہوں اور اس سے بڑے بڑے خوارق عادات ظاہر ہوں گے اور چونکہ وہ غیب کی بات بتاوے گا۔ اس پر نبی کا لفظ بھی لغوی معنوں کے راہ سے صادق آوے گا اس واسطے کہ نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے والا مگر رسول اللہ کا اطلاق اس پر صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ خدا کا رسول نہیں ہوگا اور اسی لیے یہ بھی ہمارے اصول کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پیغمبری کا جھوٹا دعوے کرنے والا معجزے نہیں دکھلا سکتا ورنہ قلب موضوع لازم آوے یعنی مابہ الامتیاز کہ جس سے

---

[1] مؤلف ان شبہات کو وقائع حقیقیہ میں سے نہیں سمجھتا اور ہزار دل سے ان سے لاتعلقی ظاہر کرتا ہے سو جو کہا گیا وہ محض الزاماً ہے جو پادریوں کے اپنے بیانات سے لازم آتا ہے بخلاف مرزا غلام احمد کے۔ اس نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی کہا ہے۔ یہ اس کے دل کی آواز بھی اور اس کی تصدیق مرزا غلام احمد نے یوں بھی کی کہ خود شراب پی تا مثیل مسیح ہو۔ (دیکھئے نسیم دعوت تصنیف مرزا غلام احمد)

[2] اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہمیشہ سے اسلام کے اصولی عقائد میں شامل رہی ہے۔ امام مسلم نے اسے کتاب الایمان میں روایت کیا ہے۔ خالد محمود عفا اللہ عنہ

میری گرفتاری کی تدبیر ہے اور حواریوں کو بھی کہا کہ اٹھو کر بیٹھے
دلگیر بیٹھے ہو سو فرمایا کہ جب میری گرفتاری کیے واسطے لوگ
آوینگے تم یقیناً مجھے چھوڑ کر بھاگ جاؤ گے سو ایسا ہی ہوا بہت سے
دانشمند وناکو کہتے اور انکو سچا ہوتے دیکھا ہے از انجملہ
ایک یہ بات ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں انبیائے بنی اسرائیل اور حواریوں
کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑ اور تصدیق میرے اس دعویٰ کی
خود ان کتابوں سے اور ان رشتہ نمونہ جا بجا اس کتاب سے بھی
ظاہر ہوتی ہے پس اگر انہیں باتوں کا نام پیشین گوئی ہے تو ہر ایک
آدمی کی خواب اور ہر دیوانے کی بات کو ہم پیشین گوئی ٹھہرا سکتے ہیں یہ
سب شبہے جو میں نے انبیاؤں کی پیشین گوئیوں پر کیے تو میں نے اپنے دل سے نہیں کیے
بلکہ میں نہ اس لیے بیزار ہوں اسلیے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ انہوں
نے ایسا کہا ہے یا نہیں اور اگر کہا ہے تو انکا مطلب نہیں معلوم
کیا ہو گا بلکہ یہ شبہے صرف پادریوں کی تقریروں پر مبنی ہیں یعنے جس
بنیاد پر وے ناحق شبہات بیان کر کرکے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں اوسی
بنیاد پر یہ شبہے انبیائے بنی اسرائیل پر عائد ہوتے ہیں ۔۔

چودہواں استفسار

ہمارے اصول میں داخل ہے کہ جس طرح ایک سچا پیغمبر ہو گیا ہے اور

اخیر زمانہ میں پیدا [illegible] آویگا اسیطرح ایک جہوٹہا مسیح پیدا دنیا میں
میں آویگا اور اوسکی بہی خبر پیغمبروں نے دی ہے اور وہ ایسا ہوگا
کہ اوسکا لقب بہی مسیح ہوگا مگر چونکہ جہوٹہا ہوگا اسواسطے اوسے
دجال کہتے ہیں اور وہ دعوا الوہیت کا کریگا کہ میں خدا ہوں
اور اوس سے بڑے بڑے خوارق عادات ظاہر ہونگے اور چونکہ وہ
غیب کی بات بتاویگا اوسپر نبی کا لفظ بہی لغوی معنوں کے رو
سے صادق آویگا اسواسطے کہ نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے
والا مگر رسول اللہ کا اطلاق اوسپر صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ
خدا کا رسول نہیں ہوگا اور اسی لیے یہہ [illegible] سے اصول
[illegible] لکہا ہے کہ پیغمبری کا جہوٹہا دعوی
[illegible] ہوسکتا ورنہ قلب موضوع لازم آوے یعنے مابہ الامتیاز کہ
[illegible] سے حق و باطل میں امتیاز ہوتا ہے وہی مابہ الالتباس ہوجاوے
کہ حق و باطل میں امتیاز نرہے اور ایسے فعل کا صادر ہونا حضرت
حکیم علی الاطلاق سے مستحیل ہے [illegible] سے اور عقل کے [illegible]
پیغمبر مدار تکلیف کا ہے حق و باطل [illegible] تمیز کیا جاوے [illegible]
مارے لگا ایف شرعیہ سب ملتوی کرے
شخص اظہار پیغمبری کا کرے اور کوئی با

جنی مثلا ممکن ہو بھی جیسا [illegible] ہو

اب نے کیا ویسا کچھ کرے کہ او [illegible]

اپنے پیغمبری کے دعوی کیلیے ساتھہ حضرت

کا پیغمبر ہو [illegible] رت اوسکی پیغمبری سے انکار کرتے تھے

اقرار کیا سو جو کوئی ایسا کچھ نکرے اور دعوی نبوت کے ساتھہ معجزہ

جو خوارق عادات بعید کا اسطرح پر کہ اوسکے کسی خرق عادات کا

کوئی معارضہ کرکے برابر نہ ہوسکے وہ بیشک خدا کا پیغمبر ہوگا اور

[illegible] نبی کے دعوے کرنے والے سے اگر بڑے بڑے خوارق عادات

صادر ہوں تو ہو سکتے ہیں اوس سے قلب موضوع فعل الہی

[illegible] ور خدا کی شریعت میں عقلاً کچھ

[illegible] نہیں [illegible] ہوتا ہے اسواسطے کہ خدا کی شریعت کی تکلیف

کا مدار عقل پر ہے اور عقل کے رو سے شخص محدود کا مبدا

کل کائنات ہونا ایسا محال ہے جیسا زاویہ قایمہ کا نوے درجے

[illegible] کی [illegible] استفسار میں کر آئے

[illegible] گا

[illegible] طور پر ٹھہر چکی تو پہلی انجیل

[illegible] نہے مسیح کی خبر جو اسطرح لکھی ہے

[illegible] روئی اوسوقت تجسے کہے کہ دیکھو